پریس ریلیز

مسلم نوجوان: اصل تبدیلی کے علمبردار

حزب التحریر مرکزئ میڈیا آفس شعبہ خواتین کی جانب سے مہم کا آغاز

۱۵اپریل کو حزب التحریر کے مرکزی میڈیا آفس شعبہ خواتین کی طرف سے ایک مہم کا آغاز ہوا جس کا عنوان، "مسلم نوجوان: اصل تبدیلی کے علمبردار" ہے۔ اس کا مقصد اس بھرپور عالمی ایجنڈے کا مقابلہ ہے جو مغربی حکومتوں اور مسلم علاقوں کے حکمرانوں نے مسلم جوانوں کو سیکولر اور لبرل نظام اور اس کے اقدار سے متاثر کرنے کے لیے شروع کیا ہوا ہے، تاکہ انہیں ان کے اسلامی عقائد اور شناخت سے دور کر دیا جائے۔ یہ ایجنڈا مختلف شکلیں اختیار کرتا ہے، جس میں بنیاد پرستی کے انسداد کے وسیع پروگرام ہیں جن کا نشانہ مغربی اور دیگر ریاستوں کے مسلم نوجوان ہیں، نصابِ تعلیم اور مسلم دنیا میں اسکولوں کے ماحول کی سیکولرائزیشن، مدرسوں کے لیے قوانین، اور مغربی افکار پر مبنی اشتہار بازی، ذرائع ابلاغ اور تفریح کی صنعتیں جو آزادانہ طرزِ زندگی اور اقدار کو خوبصورت کر کے دکھاتے ہیں اور اسلامی اقدار کو ختم کرتے ہیں۔ مسلم سیکولر حکومت اور اداروں کی طرف سے مخصوص اسلامی عقائد کو خاص طور پر نوجوان مسلمانوں کی نظروں میں بدشکل کر کے دکھایا جا رہا ہے، اس کوشش کی وجہ یہ ہے کے وہ دین پر ان کے اعتمادکو مجروح کرنا چاہتے ہیں اور ان پر دباو ڈالتے ہیں کہ وہ سیکولر بنیادوں پر اسلام میں اصلاحات لائیں یا مجبور ہو کر مخصوص اسلامی نظریات اور طرزِعمل کو انتہا پسندی، دہشت گردی اور بنیاد پرستی کا نام دے کر چھوڑ دیں۔ ان میں جو خیالات شامل ہیں وہ یہ کہ اسلام ایک روحانی اور سیاسی دین ہے، خواتین سے متعلق اسلامی قوانین، ایک عالمی امت کا تصور، جمہوریت کو رد کرنا، سیکولرازم اور لبرل اقدار، مزید برآں اسلام میں جہاد کے تصور کے بارے میں حمایت، شریعت پر عملدرآمد اور نبوت کی طرز پر ریاستِ خلافت کا قیام ہ ے۔ اس کے ساتھ ساتھ جب ہم اپنی زندگیوں میں اسلام پر عمل اور اس کی سمجھ بوجھ سے مطمئین ہو گئے، اور اس کے احکام اور نظام کو اپنے علاقوں پر رائج کرنا چھوڑ دیا، غیر اسلامی، روایتی اور لبرل خیالات کو اپنے گھروں، معاشروں اور کمیونیٹوں میں داخل ہونے دیا ، ہمارے بہت سے جوانوں نے رستہ کھو دیا، اپنی شناخت کی وضاحت کے قابل نہ رہے، اور اپنے دین سے دور ہو گئے۔

اسطرح بہت سے مسلم نو جوانوں میں ایمان اور شناخت کا ایک بحران پیدا ہوگیا، جہاں وہ مغربی لبرل اندازِ زندگی اور نظام پر فریفتہ ہوگئے، جس نے ان کی سوچوں کو شکل دی، رجحانات کو، تمناوں کو، اور اس سے ان کی وابستگیاں ہوئیں۔ بہت سوں کا اسلام کے بارے میں نظریہ محض چند رسومات اور احکامات تک رہ گیا، یا پھر جدید دنیا کے تقاضوں کی وجہ سے یہ ان کی زندگیوں سے غیر متعلق ہو گیا، جبکہ باقی ماندہ شک و شبہ کا شکار ہو کر انتقامی ہو گئے، جس کے نتیجہ میں انہوں نے اپنے دین کو ترک کر دیا۔ اسطرح بہت سے مسلم نوجوان ان ہی

برائیوں کا شکار ہو گئے جو مغرب کو لاحق تھیں۔ مزید براں یہ کے کمیونٹی اور امت کے مسائل سے الگ تھلگ ہوگئے، بجائے اس کے کہ وہ اپنے دین کے ذریعے ان مسائل کے حل کی ذمہ داری اٹھاتے۔ سونے پہ سہاگہ یہ کہ مسلم علاقوں پر مغربی نو آبادیاتی جنگیں، اور ناقص سرمایہ دارانہ نظام، علاقے میں حکومتوں اور آمریتوں نے ایک ایسی کھوئی ہوئی نوجوان نسل تشکیل دی جو ایک اچھی زندگی سے لطف اندوز ہونے سے نا امید تھی یا پھر اپنے معاشی اور تعلیمی عزائم بڑے پیمانے پر غربت اور بے روزگاری، غیر معیاری تعلیمی نظام اور اذیت کے خوف سے کھو چکی تھی۔ اس لیے بہت سوں نے مغرب میں بہتر زندگی کی تلاش میں اپنی جگہیں چھوڑ دیں، جس کے نتیجے میں مسلم دنیا بہترین اذہان، توانائی، تخلیقی صلاحیتوں اور نوجوانوں کی مہارتوں سے محروم ہو گئی۔ مسلمانوں کی مستقبل کی نسل کی موجودہ حالت اور مشکلات اس امت کے مسائل میں سے ایک اہم ترین مسئلہ ہے اور اس کے دین کا مستقبل بھی۔ اس لیے یہ بیناالاقوامی مہم مسلم نوجوانوں کو سیکولر کرنے کے بین الاقوامی ایجنڈے کا مقابلہ کرنے کی کوشش ہےنوجوان مسلمانوں پر سرمایہ دارانہ لبرل طرزِزندگی اور نظام کے انتہائی نقصان دہ اثرات کو اجاگر کرتی ہے، اور آخرکار ہمارے نوجوانوں کے لیے اسلام کے نظریہ کو پیش کرتی ہے، اور یہ کہ ہم ایک امت کے طور پر انہیں کسطرح اسلام کے مضبوط پیروکار بنا سکتے ہیں، پر اعتماد، تاکہ وہ اپنے دین پر حملوں کے خلاف دفاع کر سکیں اور ایسی صلاحیتوں کے مالک ہوں کہ دنیا میں اصل تبدیلی کے علمبردار ہوں۔ اس مہم کا اختتام انشااللہ مئی میں خواتین کی ایک بین الاقوامی کانفرنس کے ساتھ ہو گا۔

مہم کے بارے میں معلومات کے لیے: http://hizb-ut-tahrir.info/en/index.php/dawah/cmo/1016.html

اور فیس بک پیج: www.facebook.com/womenandShariah

ڈاکٹر نظرین نواز

مرکزی میڈیا آفس حزب التحریر شعبہ خواتین کی ڈاریکٹو